رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

اللہ اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY AL FAZL QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی — سالانہ — ششماہی — سہ ماہی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۵ | مورخہ ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۳۱ جنوری ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی کی شکایت بدستور ہے۔ چونکہ پولنگ کے سلسلہ میں احباب دیہات سے کثرت سے آئے تھے۔ اس لئے حضور نے نماز جمعہ مسجد نور میں پڑھائی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کو آرام ہے صاحبزادہ مرزا رفیق احمد ابھی بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مخالف اقوام سے ہماری کئی کشتیاں مقدر ہیں

"ہماری آخری نصیحت یہی ہے۔ کہ تم اپنے ایمان کی خبرداری کرو۔ نہ ہو کہ تم تکبر اور لاپرائی دکھلا کر خدائے ذوالجلال کی نظر میں سرکش ٹھہرو۔ دیکھو خدا نے تم پر ایسے وقت میں نظر کی جو نظر کرنے کا وقت تھا۔ سو کوشش کرو۔ کہ تا تمام سعادتوں کے وارث ہو جاؤ۔ خدا نے آسمان پر سے دیکھا۔ کہ جس کو عزت دی گئی۔ اس کو پیروں کے نیچے کچلا جاتا ہے۔ اور وہ رسول جو سب سے بہتر تھا۔ اس کو گالیاں دی جاتی ہیں اس کو بدکاروں اور جھوٹوں اور افترا کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اور اس کی کلام کو جو قرآن کریم ہے برے کلموں کے ساتھ یاد کر کے انسان کا کلام سمجھا جاتا ہے۔ سو اس نے اپنے عہد کو یاد کیا۔ وہی عہد جو اس آیت میں ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون سو آج اسی عہد کے پورے ہونے کا دن ہے۔ اس نے بڑے زور اور حملوں اور طرح طرح کے نشانوں سے تم پر ثابت کر دیا۔ کہ یہ سلسلہ جو قائم کیا گیا۔ اس کا سلسلہ ہے۔ کیا کبھی تمہاری آنکھوں نے ایسے قطعی اور یقینی طور پر وہ خدا تعالےٰ کے نشان دیکھے تھے۔ جو اب تم نے دیکھے خدا تمہارے لئے کشتی کرنے والوں کی طرح غیر قوموں سے لڑا اور ان پر فتح پائی۔ دیکھو آتھم کے معاملہ میں بھی ایک کشتی تھی۔ تلاش کرو۔ آج آتھم کہاں ہے۔ سنو۔ آج وہ خاک میں ہے۔ وہ اسی شرط کے موافق جو الہام میں تھی۔ چند روز چھوڑا گیا۔ اور پھر اسی شرط کے موافق جو الہام میں تھی پکڑا گیا۔ دوسری کشتی لیکھرام کا معاملہ تھا۔ پس سوچ کر دیکھو۔ کہ اس کشتی میں بھی خدا تعالےٰ نے کیسے غالب آیا۔ تیسری کشتی جھوٹے کے جلسے کا معاملہ تھا۔ چوتھی کشتی ڈاکٹر کلارک کا مقدمہ تھا۔ پانچویں کشتی مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کا مقدمہ تھا۔ یہ پانچ کشتیاں

۳۱ جنوری تحریک جدید کے وعدوں کا آخری دن ہے

مالی تحریکات میں شامل ہونا ہر احمدی کی اپنی مرضی اور خوشی پر منحصر ہے۔ کسی پر جبر نہیں۔ مگر آپ کو یہ بھی یاد رہے کہ تحریک جدید ایک ابتدائی مشق ہے جس کا اب تیسرا سال شروع ہوا۔ جو مخلصین ابتدائی قربانیوں کی مشق کریں گے۔ وہی آئندہ اعلےٰ قربانیوں میں شامل ہونے کی خدا سے توفیق پائیں گے۔ اور قربانی ہی ایک ایسی راہ ہے۔ جس پر چلکر انسان اپنے رب تک پہونچ سکتا ہے۔ پس جو ذریعہ خدا کا قرب حاصل کرنے کا ہے۔ کونسا احمدی ہے جو اس پر عمل کرنے کے لئے بے چین اور بیقرار نہ ہو۔ مگر آپ کو معلوم ہو۔ اگر آپ نے اس قربانی میں شامل ہونا ہے تو یہ اعلان پڑھتے ہی اپنا وعدہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بھیجدیں۔ کیونکہ آج اس تحریک میں شامل ہونے کا آخری دن ہے۔ اگر آپ کے خط پر مقامی ڈاکخانہ کی مہر یکم فروری کی ہوگی۔ تب بھی وعدہ قبول ہو سکے گا اس کے بعد نہیں۔ پس آج سب سے پہلے یہی کام کریں۔ کہ اپنا وعدہ لکھ کر ڈاک میں ڈالدیں۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

قادیان میں پولنگ کا آخری دن

قادیان ۲۹ جنوری۔ آج پنجاب اسمبلی کے جدید انتخابات کے سلسلہ میں پولنگ کا آخری دن تھا۔ جبکہ ذیل ڈلہ کے دس دیہات کا پولنگ ہوا۔ کل ووٹ ۲۷۲ گذرے جن میں سے ۲۱۶ جناب چودہری فتح محمد صاحب کے حق میں ۴۰ احراری نمایندہ کی تائید میں اور ۱۶ میاں بدر محی الدین صاحب کے حق میں شمار کئے گئے۔

آج سر سندر سنگھ مجیٹھیہ اور سردار تیجا سنگھ کا مقابلہ بھی خوب زوروں پر رہا۔ چونکہ مسلمانوں اور سکھوں کا بہت بڑا مجمع تھا۔ اسلئے انتظام کے لئے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب گورداسپور بھی آئے ہوئے تھے

خریداران "الفضل" سے گذارش

جن اصحاب کے نام ایک گذشتہ پرچہ میں اسلئے درج کئے گئے ہیں۔ کہ انہیں اطلاع ہو انکی قیمت "الفضل" ختم ہو چکی ہے۔ یا جلد ختم ہونے والی ہے۔ ان سے گزارش ہے کہ براہ مہربانی اول تو بذریعہ منی آرڈر رقم ارسال فرمادیں ورنہ وی۔ پی ضرور وصول کریں کچھ عرصہ سے کاغذ اور دوسری ضروری اشیا کی قیمت بڑھ رہی تھی۔ جو اس وقت تک ڈیوڑھی ہو چکی ہے۔ اور نہ معلوم ابھی اور کتنا اضافہ ہوگا۔ ان حالات میں احباب کو نہ صرف خود وی۔ پی وصول کرنا چاہیئے بلکہ الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ الفضل کو روزانہ ہونے کے بعد پیچھے قدم ہٹانا نہ پڑے۔ بہت سے ایسے اصحاب جو اخبار خرید سکتے ہیں۔ دوسروں سے اخبار لے کر

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

(۱) سال سوم کی تحریکِ جدید کے اعلان پر ایک ماہ سے زائد عرصہ گذر چکا ہے۔ کیا اس عرصہ میں آپ نے اپنے فرائض کو ادا کر دیا؟

(۲) تحریکِ جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے۔ اس تاریخ کے بعد کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائے گا۔ سوائے ان ممالک کے جنکو مستثنےٰ کیا گیا ہے۔

(۳) مومن کی علامت یہ ہے۔ کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے۔ پس آپ کا صرف یہی فرض نہیں۔ کہ ۳۱ جنوری سے پہلے اپنے وعدے سے اطلاع دے دیں۔ بلکہ جسقدر پہلے آپ وعدہ لکھاتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ثواب کے آپ مستحق بنتے ہیں۔

(۴) تحریکِ جدید کا وعدہ پورا کرنیکی آخری میعاد ہندوستان کے لئے ۳۱ دسمبر ہے۔ لیکن جو شخص جسقدر پہلے رقم ادا کرتا ہے۔ اتنا ہی ثواب کا زیادہ مستحق ہے۔ سوائے اس کے جو خدا تعالےٰ کی نگاہ میں معذور ہے۔

(۵) جسقدر پہلے رقم جمع ہو جائے۔ اتنا ہی زیادہ اس سے خدمتِ دین میں فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

(۶) بیشک یہ چندہ اختیاری ہے۔ لیکن یاد رہے کہ اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے۔

(۷) دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے۔ اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تاریکی کے فرزندوں اور نور کے فرزندوں میں ضرور نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔

(۸) اس تحریک کا ہر شخص کے کان تک پہونچ جانا ضروری ہے۔ پس یہ بھی ثواب کا کام ہے۔ کہ آپ اپنے بھائی تک اس کی اطلاع پہونچا دیں۔ اور اسے اس میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ جو آپکی تحریک پر حصہ لیتا یا زیادہ حصہ لیتا ہے۔ اس کے ثواب میں آپ بھی برابر کے شریک ہوں گے۔

(۹) خدا تعالےٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالےٰ اپنا ہاتھ قرار دیدے۔ کہ وہ برکت کو پا گیا۔ اور رحمت کا وارث ہو گیا۔

(۱۰) تحریک جدید سال دوم کا بقایا جن افراد یا جماعتوں کے ذمہ ہو۔ ان کو بھی فوری ادائیگی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

خاکسار مرزا محمود احمد

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے ملازمت کے معاملات سخت مخدوش ہو چکے ہیں۔ اپیل دائر کر دی گئی ہے۔ خواہشمند ہوں کہ احباب میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار مرزا اکبر بیگ از قادیان (۲) میری والدہ صاحبہ بہت عرصہ سے بیمار ہیں۔ بہت سے علاج کئے۔ لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ انکی صحت کے لئے اور میری امتحان میں کامیابی کے لئے سب احباب دعا کریں۔ عبد الحفیظ از لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ

اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کی ناکامی

عیسائی مشنریوں کا اعترافِ شکست

گزشتہ صدی کے دوران میں مختلف ممالک میں بسنے والے مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لئے مسیحیوں کی سرگرمیاں جس سرعت اور تیزی کے ساتھ معرض عمل میں آئیں۔ نیز اسلام اور مسلمین کی حفاظت کا ادعا کرنے والے علماء اور واعظین نے جن کا اپنا وجود شریعت اسلامیہ کی کھلی توہین۔ اور دینِ الٰہی کی شرمناک تذلیل کا موجب بن چکا ہے۔ اور جو نفس پرستی۔ تن آسانی اور غفلت شعاری کا بری طرح شکار ہو چکے ہیں۔ اپنے ننگِ اسلام طرزِ عمل سے جس قدر عیسائی مشنریوں کے مقاصد کو تقویت دی۔ وہ محتاج تشریح نہیں۔ آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر یہی وہ بدترین مخلوق ہے۔ جس کی بداعمالیوں اور بدکرداریوں نے شیطان کو جرأت دلا دی۔ کہ وہ اپنا تخت زمین کے سب سے بڑے حصہ پر بچھائے۔ اور اپنی دجالی فوج کو صفحۂ عالم پر محیط کردے۔ ہاں یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو اسلام سے متنفر کیا۔ اور جن کے باعث ہزاروں لاکھوں بندگانِ خدا نے جو گلشنِ اسلام کے چہچہاتے ہوئے طیور تھے۔ خرابۂ عیسائیت کو آباد کرنا گوارا کیا۔

مسلمانوں پر عیسائی مشنریوں کی یلغار کی داستان بہت روح فرسا ہے ڈاکو۔ اور قزاق کھلم کھلا اور بلا خوف و خطر اسلام کے گلشن پر ڈاکہ ڈال رہے تھے۔ لیکن آہ۔ اس وقت اس کی حفاظت کے لئے کوئی آنکھ نہ کھلی۔ سب ناکارہ اور غافل ہو گئے۔ سب پر مُردنی چھا گئی سب نے بے وفائی کی۔ سب نے اس گلشن کی حفاظت سے مونہہ موڑ لیا۔ ان حالات میں خدا تعالےٰ نے اس سوکھے ہوئے اور خزاں دیدہ گلشن کی آبیاری کے لئے رسولِ عربی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موعود، اور آپ کے بروز کو مبعوث فرمایا۔ اسلام کے اس پہلوان کا آنا تھا۔ کہ کفر و شرک کے فلک بوس ایوانوں میں ہلچل مچ گئی۔ تاریکی کے بادل چھٹنے لگے۔ اور وہی قزاق جو رات کی تاریکی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے غارتگری میں مصروف تھے۔ نور کی ظلمت رُبا کرنوں سے گھبرا کر تاریک غاروں کی تلاش میں مصروف ہو گئے۔ خدا تعالےٰ کے اس فرستادہ نے باطل کی قوتوں کو توڑنے اور دنیا میں از سر نو خدا تعالےٰ کی حکومت قائم کرنے کے لئے جو کوششیں کیں۔ اور آپ کے قائم مقام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جو مساعی فرما رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ان کے شاندار نتائج ظاہر ہو رہے ہیں اور وہ لوگ جو بہت بڑے ساز و سامان کے ساتھ اسلام۔ اور مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے تھے۔ آج اپنی شکست کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں:۔

چنانچہ غیر ملکی مشنوں کے امریکن بورڈ آف کمشنرز کے سکرٹری ڈاکٹر Chlistendan وائٹ اخبار میں اپنی ناکامی پر آنسو بہاتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"ریمنڈ لل کے ایام سے لیکر جو نہایت سرگرم عیسائی مشنریوں میں سے تھا۔ اس وقت تک مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لئے عیسائیوں کی کوششوں کو سخت اور متواتر ناکامی ہوئی ہے"

پھر اس ناکامی کے پیش نظر وہ عیسائی دنیا کو مشورہ دیتے ہیں۔ کہ "عیسائی چرچ کو مسلمانوں کے ارتداد کی کوششوں سے اب دستکش ہو جانا چاہیئے"

ظاہر ہے۔ کہ عیسائیت کی یہ کھلم کھلا شکست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الٰہی اسلحہ کی رہینِ منت ہے۔ جن سے آپ نے اپنی جماعت کو عیسائیت کے مقابلہ میں مسلح کر کے کھڑا کیا ہے۔ اور یہ انہی تبلیغی سرگرمیوں کا نتیجہ ہے۔ جو دنیا کے مختلف ممالک میں عیسائیت پر اسلام کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جاری ہیں:۔

مبارک ہیں وہ جو اشاعت اسلام کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ اور جن کے اموال اس راہ میں صرف ہو رہے ہیں۔ ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انھم لھم المنصورون وان جندنا لھم الغالبون:۔

کیا اسلام کے نام لیوا۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت اور الفت کے دعوے کرنے والے اور اسلام کے غلبہ کو دیکھنے کے شائق اب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہو کر اس جہادِ عظیم میں شریک نہ ہونگے۔ جو عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے اس جماعت نے شروع کر رکھا ہے۔ اور جس کی کامیابی کے آثار روز بروز نمایاں ہوتے جا رہے ہیں:۔

پنڈت جواہر لال پر جوتا پھینکا گیا

سول نافرمانی کے زمانہ میں بعض ضرورت سے زیادہ جوشیلے ہندوستانیوں نے خودسری اور گستاخی کا جو سبق پڑھا۔ وہ حکومت کے مقابلہ میں تو ان کے کام نہ آیا۔ اور بری طرح اس میں انہیں ناکام رہنا پڑا۔ لیکن اب اپنوں کے خلاف اسے نہایت شرمناک رنگ میں دوہرایا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کا تو شاید ہی کوئی لیڈر ہو۔ جس کی برسر عام کہیں نہ کہیں خاک نہ اڑائی جا چکی ہو۔ اب ہندو لیڈروں سے بھی یہی سلوک کیا جا رہا ہے۔ مالوی جی کے ساتھ امرتسر میں جو کچھ کیا گیا۔ اس کے خلاف ہم اظہارِ نفرت کر چکے ہیں۔ اب کانپور میں پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگرس کے ساتھ جو کچھ کیا گیا ہے۔ وہ اس سے بھی زیادہ شرمناک ہے جب وہ ایک جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو کسی نے ان پر جوتا دے مارا:۔

بے شک یہ انفرادی فعل ہے۔ لیکن ایک کھلے مجمع میں اس کا رونما ہونا بتاتا ہے۔ کہ اس کا ارتکاب کرنے والا نہایت دیدہ دلیر اور گستاخ واقع ہؤا ہے۔ اور اگر اسے اپنے حمائتیوں پر بھروسہ نہ ہوتا۔ تو وہ کبھی ایسی لغو حرکت کا ارتکاب نہ کرتا:۔

یہ حالات بتاتے ہیں۔ کہ ملکی اور سیاسی لیڈروں کو ہندوستان کے لئے مکمل آزادی حاصل کرنے کی جد وجہد کے ساتھ ہی اہلِ ملک کی تربیت کی طرف بھی پوری توجہ دینی چاہیئے۔ ورنہ ممکن ہی نہیں۔ کہ ملک کو سیاسی لحاظ سے آگے قدم بڑھانے کا موقعہ مل سکے:۔

امیر غیر مبائعین "آتش حسد" کے انگاروں پر

جماعت احمدیہ کی خود حفاظتی تدابیر پر مضحکہ خیز اعتراض

(۱)

مولوی محمد علی صاحب کی غیر معقولیت

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی سے جل بھن کر جس غیر معقولیت کا آج کل مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اس کے متعلق اگرچہ کئی باتیں قبل ازیں بیان کی جا چکی ہیں۔ لیکن ایک اور اعتراض جو ۱۸ جنوری ۱۹۳۷ء کے "پیغام صلح" میں ان کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اس نے تو ان کی امارت کا پردہ بالکل چاک کر کے رکھ دیا ہے۔ اور ہر معقول پسند انسان پر ظاہر کر دیا ہے۔ کہ مولوی صاحب کا دماغی توازن آج کل جادۂ اعتدال پر قائم نہیں۔ ورنہ کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ وہ ایسی بہکی باتیں زبان پر لاتے جن پر اسلامیات کے متعلق معمولی واقفیت رکھنے والا انسان بھی ناپسندیدگی کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

اولیاء اللہ کی مخالفت کے نتائج

دراصل اللہ تعالےٰ کے پیاروں اور اس کی بارگاہ میں محبوب و مقرب افراد کی مخالفت انسان کو نہ صرف نورِ ایمان سے محروم کر دیتی ہے۔ بلکہ ان علوم آسمانی سے بھی کلیۃً بے نصیب کر دیتی ہے۔ جن سے انسان قبل از مخالفت بہرہ ور ہوتا ہے۔ بلعم باعور کی مثال ہر شخص جانتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں وہ اپنے زمانہ کا ولی تھا۔ لیکن جب اس نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کا مقابلہ کیا۔ تو اس قدر ذلیل ہو گیا۔ کہ خدا تعالےٰ نے اسے کتے سے تشبیہ دی۔ پطرس جسے حضرت مسیح علیہ السلام نے جنت کا کلید بردار قرار دیا تھا۔ اس کا جو حشر ہوا وہ سب پر عیاں ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کاتب وحی کو اس کی ازلی شقاوت اور بدبختی نے جس طرح جادۂ حق سے منحرف کر دیا۔ وہ کوئی پوشیدہ بات نہیں۔ غرض اللہ تعالےٰ کے اولیاء کی مخالفت سے انسان کا ایمان بالکل سلب ہو جاتا۔ اور اس کا نورِ ضمیر مردہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے الہاماً فرمایا کہ "اولیاء اللہ سے مخالفت رکھنا اس کا نتیجہ اچھا نہیں" (تذکرہ صفحہ ۶۲۶)

سلبِ ایمان اور دین سے بُعد

تریاق القلوب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک مشہور تصنیف ہے۔ اس میں آپ نے ایک جگہ اولیاء الہٰی سے عناد کے مہلک نتائج کو بالتفصیل بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"بدقسمت منکر جو مقربانِ الہٰی کا انکار کرتا ہے۔ وہ اپنے انکار کی شامت سے دن بدن سخت دل ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ نورِ ایمان اس کے اندر سے مفقود ہو جاتا ہے۔ اور یہی احادیث نبویہ سے مستنبط ہوتا ہے۔ کہ انکار اولیاء اور ان سے دشمنی رکھنا اول انسان کو غفلت اور دنیا پرستی میں ڈالتا ہے۔ اور پھر اعمالِ حسنہ اور افعالِ صدق اور اخلاص کی ان سے توفیق چھین لیتا ہے اور پھر آخر سلبِ ایمان کا موجب ہو کر دینداری کی اصل حقیقت اور مغز سے ان کو بے نصیب اور بے بہرہ کر دیتا ہے۔ اور یہی معنے ہیں اس حدیث کے کہ من عادیٰ ولیاً لی فقد اٰذنتہٗ للحرب۔ یعنے جو میرے ولی کا دشمن بنتا ہے۔ تو میں اس کو کہتا ہوں کہ بس اب میری لڑائی کے لئے تیار ہو جا۔ اگرچہ اوائل عداوت میں خداوند کریم و رحیم کے آگے ایسے لوگوں کی طرف سے عدمِ معرفت کا عذر ہو سکتا ہے۔ لیکن جب اس ولی اللہ کی تائید میں چاروں طرف سے نشان ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور نورِ قلب اس کو شناخت کر لیتا ہے۔ اور اس کی قبولیت کی شہادت آسمان اور زمین دونوں کی طرف سے باواز بلند کانوں کو سنائی دیتی ہے۔ تو نعوذ باللہ اس حالت میں جو شخص عداوت اور عناد سے باز نہیں آتا۔ اور طریقِ تقوےٰ کو بکلی الوداع کہہ کر دل کو سخت کر لیتا ہے۔ اور عناد اور دشمنی سے ہر وقت درپئے ایذاء رہتا ہے تو اس حالت میں وہ حدیث مذکورہ بالا کے ماتحت آ جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ بڑا کریم و رحیم ہے۔ وہ انسان کو جلد نہیں پکڑتا لیکن جب انسان ناانصافی اور ظلم کرتا کرتا حد سے گزر جاتا اور بہرحال اس عمارت کو گرانا چاہتا ہے۔ اور اس باغ کو جلانا چاہتا ہے۔ جس کو خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے تیار کیا ہے۔ تو اس صورت میں قدیم سے اور جب سے کہ سلسلۂ نبوت کی بنیاد پڑی ہے عادت اللہ یہی ہے کہ وہ ایسے مفسد کا دشمن ہو جاتا ہے۔ اور سب سے پہلے دولتِ ایمان اس سے چھین لیتا ہے۔ تب بلعم کی طرح صرف لفاظی اور زبانی قیل و قال اس کے پاس رہ جاتی ہے۔ اور جو نیک بندوں کی خدا تعالےٰ کی طرف نسبت انس اور شوق اور ذوق اور محبت اور تبتل اور تقوےٰ کی ہوتی ہے۔ وہ اس سے کھوئی جاتی ہے۔ اور وہ خود محسوس کرتا ہے۔ کہ ایام موجودہ سے دس سال پہلے جو کچھ اس کو وقت اور انشراح اور بسط اور خدا کی طرف جھکنے اور دنیا اور اہلِ دنیا سے بیزاری کی حالت دل میں موجود تھی۔ اور جس طرح سچے زہد کی چمک کبھی کبھی اس کو آگاہ کرتی تھی۔ کہ وہ خدا کے عباد صالحین میں سے ہو سکتا ہے۔ اب وہ چمک بکلی اس کے اندر سے جاتی رہی ہے۔ اور دنیا طلبی کی آگ اس کے اندر بھڑک اٹھتی ہے۔ اور انکار اہل اللہ کی شامت سے اس کو یہ بھی خیال نہیں آتا۔ کہ جس زمانہ میں اس کے خیال نیک اور پاک اور زاہدانہ تھے۔ اب اس زمانہ کی نسبت اس کی عمر بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ غرض اس کو کچھ سمجھ نہیں آتا۔ کہ مجھ کو کیا ہو گیا۔ اور دنیا طلبی میں گرا جاتا۔ اور دنیا کا جاہ ڈھونڈتا ہے۔ حالانکہ موت کے قریب ہوتا ہے۔ غرض اسی طرح ایمان کا نور اس کے دل سے چھین لیتے ہیں۔ اور اولیاء اللہ کی عداوت سے دوسرا سبب سلبِ ایمان کا یہ بھی ہو جاتا ہے۔ کہ وہ اس ولی اللہ کی ہر حالت میں مخالفت کرتا رہتا ہے۔ جو سرچشمۂ نبوت سے پانی پیتا ہے جس کو سچائی پر قائم کیا جاتا ہے سو چونکہ اس کی عادت ہو جاتی ہے۔ کہ خواہ مخواہ ہر ایک ایسی سچائی کو رد کرتا ہے۔ جو اس ولی کے مونہہ سے نکلتی ہے۔ اور جس قدر اس کی تائید میں نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ خیال کر لیتا ہے۔ کہ ایسا ہونا جھوٹوں سے ممکن ہے

اس لئے رفتہ رفتہ سلسلۂ نبوت بھی اس پر مشتبہ ہو جاتا ہے لہذا انجام کار اس مخالفت کے پردہ میں اس کی ایمانی عمارت کی اینٹیں گرنی شروع ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ کسی دن کسی ایسے عظیم الشان مسئلہ کی مخالفت یا نشان کا انکار کر بیٹھتا ہے۔ جس سے ایمان جاتا رہتا ہے۔"

(تریاق القلوب حاشیہ صلا۱۳ و صـ۱۳۲ طبع اول)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا بلند مقام

مولوی محمد علی صاحب نے بھی چونکہ خدا تعالیٰ کے اس محبوب انسان کی اندھا دھند مخالفت شروع کر رکھی ہے۔ جسے خدا تعالیٰ نے حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر قرار دیا جس کو کلمۃ اللہ کہا۔ اور جس کی شانِ بلند کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:۔ کہ

"وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند۔ گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیاً۔" (تذکرہ صـ۱۲۱ و ۱۳۲)

اس لئے ضروری تھا۔ کہ جس طرح بلعم باعور عرش سے فرش پر پھینک دیا گیا اسی طرح مولوی محمد علی صاحب بھی آسمانِ عزت سے زمینِ نحوست پر پٹک دیئے جاتے۔ تا خدا تعالیٰ کا حرف بہ حرف یہ الہام کہ اخرج منہ الیزیدیون پورا ہوتا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ عظیم الشان پیشگوئی بھی بکمال صفائی پوری ہو جاتی۔ کہ

"کئی چھوٹے ہیں۔ جو بڑے کئے جائیں گے اور کئی بڑے ہیں۔ جو چھوٹے کئے جائیں گے پس مقام خوف ہے۔" (تذکرہ صـ۴۹۶)

بے ہودہ اعتراض

بہر حال مولوی محمد علی صاحب کے رگ و پے میں اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ کے مطاع و امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفۂ ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا بغض و عناد چونکہ کلیۃً سرایت کر چکا ہے۔ اس لئے اس زہریلے سواد نے اُن کے قوائے عقلیہ کو بھی مفلوج کر دیا ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ان کی زبان سے کوئی بھی معقول بات نہیں نکلتی۔ اور اگر اعتراض کرتے ہیں۔ تو ایسا بودا اور ایسا پھسپھسا کہ سُن کر حیرت ہوتی ہے۔

چنانچہ حال میں مولوی صاحب نے ایک خطبۂ جمعہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ ستودہ صفات پر اعتراضات کرتے ہوئے اس انتظام پر غصہ کا اظہار کیا ہے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور قادیان کے مقدس مقامات کی حفاظت کے متعلق نیشنل لیگ کی طرف سے جاری ہے:۔

ہر شخص جس کو قدرت کی طرف سے ذرہ بھی عقل و فہم کا مادہ عطا کیا گیا ہو سمجھ سکتا ہے۔ کہ خود حفاظتی کی تدابیر اختیار کرنا نہ صرف عقلاً جائز اور مستحسن ہیں۔ بلکہ شریعت اسلامی بھی ان کے جواز کی قائل ہے۔ مگر مولوی صاحب کی نگاہ میں اس قسم کی کوئی تدبیر اختیار کرنا سخت گناہ کا مرتکب ہونا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"ایک دوست نے تبلایا۔ کہ نماز کے وقت بھی وہاں (قادیان میں) چند آدمی لاٹھیاں لے کر کھڑے رہتے ہیں۔ باقی لوگ جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ اور وہ کھڑے پہرہ دیتے رہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ ایسی زندگی سے موت ہزار درجہ بہتر ہے۔ کہ انسان کو خدا کے آگے سر جھکاتے وقت بھی اطمینان میسر نہ ہو۔ یہ خاک اطمینان ہے۔ کہ انسان خدا کے آگے سر جھکا کر یہ سمجھتا رہے۔ کہ ادھر سے حملہ ہونے والا ہے۔ اور یہ چند لاٹھیوں والے مجھے بچا لیں گے۔"

(پیغام صلح ۱۱ - جنوری ۱۹۳۷ء)

صلوٰۃ الخوف

مولوی صاحب نے ان سطور میں جس بے مثال علمیت کا ثبوت دیا ہے۔ اس کا اسی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ان کے نزدیک "ایسی زندگی سے موت ہزار درجے بہتر ہے کہ انسان کو خدا کے آگے سر جھکاتے وقت بھی اطمینان میسر نہ ہو" حالانکہ صلوٰۃ الخوف میں جو بحالتِ جنگ پڑھنے کا حکم ہے نماز ایسی حالت میں ہی ادا کی جاتی ہے۔ جبکہ دشمن کی طرف سے حملے کا خوف ہوتا ہے۔ اگر مولوی صاحب نے دیانت داری کے ساتھ یہ الفاظ کہے ہیں۔ تو کیا وہ صلوٰۃ الخوف کے متعلق بھی اسی قسم کے گستاخانہ الفاظ اپنی زبان پر لا سکتے ہیں ممکن ہے۔ جوش غیظ و غضب میں وہ اوقات اسلامی کو بھول چکے ہوں۔ اور انہیں صلوٰۃ الخوف کی حقیقت سے واقفیت نہ ہو اسلئے انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ اور خلفاء راشدہ بعض دفعہ ایسی حالت میں خدا کے آگے سربسجود ہوتے تھے۔ جبکہ انہیں دشمن کی طرف سے ہر لحظہ حملے کا خطرہ لگا رہتا تھا۔ قرآن کریم نے خود اس صلوٰۃ خوف کا ذکر یوں کیا ہے:۔ واذا کنت فیھم فاقمت لھم الصلوٰۃ فلتقم طائفۃٌ منھم معک ولیأخذوا اسلحتھم فاذا سجدوا فلیکونوا من ورائکم ولتأت طائفۃٌ اخریٰ لم یصلّوا فلیصلّوا معک ولیأخذوا حذرھم واسلحتھم۔ ود الذین کفروا لو تغفلون عن اسلحتکم وامتعتکم فیمیلون علیکم میلۃً واحدۃ (۴ - ۱۰۲)

(یعنی اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جنگ اور خوف کی حالت میں تو مسلمانوں کو نماز پڑھانے لگے تو چاہیئے۔ کہ ان مسلمانوں میں سے صرف ایک جماعت تیرے ساتھ ہو۔ اور وہ بھی پوری طرح ہتھیار بند اور جو دوسری جماعت ہو۔ وہ دشمن کے مقابلہ میں مصروف پیکار رہے۔ جب یہ مسلمان ایک رکعت پوری کر لیں۔ تو دشمن کے مقابلہ کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ اور دوسری جماعت جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی وہ آ جائے۔ اور وہ بھی پوری طرح اپنی حفاظت کا سامان کر لے اور ہتھیاروں سے مسلح ہو کیونکہ کفار چاہتے ہیں۔ کہ تم اپنے ساز و سامان اور اسلحہ جنگ سے غافل ہو جاؤ۔ اور وہ تم پر اکٹھا حملہ کر دیں۔) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کی جنگ یہ آیات اس امر پر قطعیۃ الدلالت ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بعض دفعہ صحابہ نے ایسی حالت میں نمازیں پڑھیں۔ جبکہ انہیں دشمن کی طرف سے اطمینان نہیں تھا۔ بلکہ ہر لحظہ حملہ کا خطرہ ہوتا تھا۔ پھر کیا مولوی محمد علی صاحب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے متعلق بھی یہ انتہا درجہ کے بے باکانہ کلمات استعمال کر سکتے ہیں۔ کہ "ایسی زندگی سے موت ہزار درجہ بہتر ہے۔ کہ انسان کو خدا کے آگے سر جھکاتے وقت بھی اطمینان میسر نہ ہو" کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب بحالت جنگ پہرہ قائم کر کے نماز پڑھتے تھے۔ تو انہیں وہ اطمینان ہوتا تھا۔ جو مولوی صاحب کے مدنظر ہے۔ یا صحابہ جب بحالت جنگ نماز پڑھتے تھے۔ تو انہیں اطمینان ہوتا تھا۔ مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک یہ کوئی اطمینان نہیں۔ کہ "انسان خدا کے آگے سر جھکا کر یہ سمجھتا رہے۔ کہ ادھر سے حملہ ہونے والا ہے" مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا صحابہ کو جنگ کے میدان میں نماز پڑھتے وقت اس قسم کا اطمینان حاصل ہوتا تھا۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ جس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ حالت نماز میں بھی انہیں مسلح رہنے کا حکم تھا۔ اور ایک حصہ نماز پڑھنے والوں کی حفاظت کے لئے دشمن کے مقابلہ میں ڈٹا رہتا تھا۔ تو مولوی صاحب کے پیش کردہ معیار کے مطابق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی جو جنگی زندگی تھی۔ نعوذ باللہ "ایسی زندگی سے موت ہزار درجہ بہتر" ہوگی۔ یہ ہے مولوی صاحب کی روحانیت اور علمیت۔ کاش مولوی صاحب حضرت امیر المومنین امام المطیبین۔ خلیفۃ المسلمین سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود پر اعتراض کرتے ہوئے سوچ لیا کریں۔ کہ ان کے اعتراض کی زد کہاں تک پہنچے گی :۔

جان بچانے کی فکر

مولوی محمد علی صاحب نے صرف متذکرۃ الصدر الفاظ کہنے پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ وہ اور زیادہ اپنی علمی بے مائگی کا ثبوت مہیا کرتے ہوئے بڑے مجتہدانہ طریق سے کہتے ہیں:۔

"آہ اسلام کی تاریخ موجود ہے۔ قرآن وحدیث موجود ہے۔ کیا حضرت نبی کریم نے۔ صحابہ کرام نے کبھی ایسا کیا۔ کیا آج ان سے زیادہ ہمارے دشمن پیدا ہو گئے ہیں۔ دیکھئے حضرت عمرؓ شہید ہوتے ہیں۔ لیکن حضرت عثمانؓ اپنی حفاظت کے لئے کوئی پہرہ نہیں لگاتے۔ حضرت عثمانؓ شہید ہوتے ہیں۔ حضرت علیؓ کوئی پہرہ نہیں لگاتے غرض یکے بعد دیگرے ایسے واقعات ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ لیکن خلفائے راشدین نے کوئی پہرہ نہیں لگایا۔ اب جان بچانے کی فکر ہو گئی ہے۔ یہ جان ہے کیا چیز جس کے لئے انسان اتنا سرگردان وحیران ہو کر اس کو خدا کے آگے جھکنے وقت بھی حملہ آوروں کا خیال رہے"

مولوی صاحب کی اس آہ کا جواب دینے سے پیشتر ایک دفعہ پھر ہم اس امر پر اظہار افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ وہ ایسے بے باکانہ الفاظ استعمال کرنے کے عادی ہو گئے ہیں۔ جو کسی حقیقی مومن کے مونہہ سے نہیں نکل سکتے۔ کیونکہ ان کی زد سرور کائنات۔ فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جا پڑتی ہے چنانچہ ان کا یہی فقرہ کہ "اب جان بچانے کی فکر ہو گئی ہے" نہ صرف یہ کہ انتہائی طور پر دل آزار ہے۔ بلکہ اس کا پہلا وار رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات پر ہوتا ہے۔ کیونکہ ہر شخص جانتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے گو خدا تعالےٰ نے یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ میں تجھے دشمنوں کے ہاتھ سے محفوظ رکھونگا مگر باوجود اس کے آپ ہمیشہ سامان حفاظت اختیار فرماتے جنگوں میں جب جاتے تو زرہ پہن کر جاتے۔ اگر دشمنوں کے تعاقب کا خطرہ ہوتا۔ تو بعض دفعہ غار میں چھپ کر ان کے حملہ سے محفوظ رہنے کی کوشش فرماتے۔ کیا غار ثور کا واقعہ مولوی محمد علی صاحب بھول گئے ہیں جب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کے بعد رونق افروز ہوئے تھے کیا الٰہی وعدۂ حفاظت کے ہوتے ہوئے آپ کا رات کی تاریکی میں مکہ سے نکلنا اور غار ثور میں جانا اس امر کا ثبوت تھا کہ آپ کو نعوذ باللہ جان بچانے کی فکر تھی۔ یا اس امر کی دلیل ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے وعدوں کی موجودگی میں بھی ظاہری تدابیر سے کام لینا ضروری ہوتا ہے۔

حفاظتی تدابیر اختیار کرنے کی اہمیت

اگر کوئی دریدہ دہن مخالف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت اور غار ثور میں پوشیدہ رہنے کے واقعہ کے متعلق کہے ان کو جان بچانے کی فکر پڑ گئی تھی۔ تو مولوی صاحب ہی بتائیں وہ اس کا کیا جواب دیں گے۔ وہ جو کچھ جواب دیں گے۔ وہی ہماری طرف سے سمجھ لیں۔ اور اگر خود ان میں اس اعتراض کا جواب دینے کی اہلیت نہ ہو۔ تو پھر ہم سے سنیں کہ ظاہری تدابیر سے کام لینا ضروری ہوتا ہے۔ اور جتنا کوئی انسان خدا کا زیادہ مقرب ہوتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ ظاہری تدابیر کو بھی کام میں لاتا ہے۔ کیونکہ یہ بھی خدا کا حکم ہے۔ پس وہ شخص بالکل جاہل اور علوم اسلامیہ سے قطعی طور پر نابلد ہے۔ جو حفاظتی تدابیر کو غیر ضروری قرار دیتا ہے ایسی تدابیر کا جواز نہ صرف قرآن مجید سے ثابت ہے۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفا کا عمل اس کی تائید میں ہے۔ مزید برآں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات ومکاشفات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حفاظتی تدابیر اختیار کرنے کی ہمیشہ ضرورت ہے۔ خصوصاً خطرے کے اوقات میں لیکن چونکہ یہ مضمون کسی قدر طویل ہو گیا ہے۔ اس لئے حفاظتی تدابیر کے جواز کے عقلی ونقلی دلائل انشاء اللہ اگلے پرچہ میں پیش کئے جائیں گے۔

اخبار "الفضل" اور طلباء

چند دنوں سے بعض احباب کے مضامین اخبار الفضل کے پبلک لائبریریوں میں اجرا کے متعلق شائع ہوئے۔ میں بھی واقعی اس مبارک تحریک کی تائید کرتا ہوں اس کے ساتھ ہی ایک صاحب نے اخبار کی اشاعت کی طرف توجہ دلائی ہے اس وقت میں اخبار کی اشاعت کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

اخبار الفضل کی اہمیت اس قدر واضح ہے کہ اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن بعض لوگ اخبار الفضل کی اہمیت کو محسوس نہیں کرتے۔ بالخصوص طلباء۔ پس میں طلباء کو مخاطب کرتا ہوا یہ سطور لکھ رہا ہوں۔

ہر طالب علم کو جو جیب خرچ ملتا ہے اسے اگر وہ فضول طور پر خرچ نہ کرے بلکہ تحریک جدید کے اصول کے ماتحت اس کو بچا کر دین کے کام میں صرف کرے۔ تو بہت ہی اچھی بات ہو۔ اور اخبار الفضل کا خریدنا بھی دین کا کام ہے بعض طالب علم اخبار پڑھنے کے بہت شوقین ہوتے ہیں۔ مگر وہ دوسرے انگریزی اردو اخبارات تو قیمتاً خریدتے ہیں۔ مگر الفضل مفت پڑھنا چاہتے ہیں۔ اور دوسروں سے مانگ لیتے ہیں۔ یہ عادت خطرناک ہے۔ جب دوسرے اخبارات دوسروں سے مانگ کر نہیں پڑھتے بلکہ خود خریدتے ہیں۔ تو الفضل کیوں خود نہیں خریدتے۔ اور کیوں الفضل کی اشاعت بڑھانے میں روک بنتے ہیں۔

مجھے اکثر طالب علموں کے خیالات ایسے معلوم ہوتے ہیں۔ کہ گویا وہ دنیا کو ہلا دیں گے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے تمام احکام پر عمل کریں گے۔ تحریک جدید کے ماتحت زندگی وقف کر کے باہر جائیں گے۔ اور وہاں جا کر تبلیغ کریں گے۔ ایاز۔ شریف۔ وغیرہما کا نمونہ دکھائیں گے۔ بلکہ ان سے بڑھ کر کام کریں گے۔ اللہ تعالےٰ ان کے ارادوں میں برکت دے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس بات کے لئے وہ کیا تیاری کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں اخبار الفضل کا مطالعہ اس کے لئے بہترین تیاری ہو سکتا ہے۔

(۱) اس کے ذریعہ آپ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات کا گہرا اور بار بار مطالعہ کر کے اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے تیار کر سکتے ہیں۔

(۲) آپ اعتراضات کے جوابات سے واقف ہوں گے۔ اور اسلام کی خوبیوں سے آگاہی حاصل کریں گے۔

(۳) آپ غیر ملکوں کے مشنز کی رپورٹیں پڑھ کر اپنے آپ کو ان مشنز میں کام کرنے کے اہل ثابت کرنے کی کوشش کریں گے۔

اسی طرح اور کئی فائدے ہیں۔ اگر طلباء ہمت سے کام لیں۔ تو وہ اپنے پیسوں کو فضول ضائع کرنے کے بجائے نفع مند بنا سکتے ہیں۔

اگر ایک لڑکا اخبار نہیں خرید سکتا۔ تو تین چار کو مل کر اخبار کا خریدار بننا چاہیئے۔ اور اس کا چندہ برابر حصوں میں تقسیم کر کے ادا کر دینا چاہیئے۔

کالج کے طلباء کو خصوصیت سے اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ الفضل کے خریدار بن کر کالج کے دوسرے لڑکوں کو اخبار پڑھانا چاہیئے۔ کالج کے لڑکے عموماً دہریہ خیالات کے ہوتے ہیں۔ اگر احمدی طلباء کوشش اور ہمت سے کام لیں۔ تو یقیناً ان کے خیالات کو اسلام کی طرف اخبار "الفضل" کے ذریعہ پھیر سکتے ہیں۔

امید ہے کہ احمدی طلباء میری اس اپیل کا جواب خوشکن دے کر ثواب اور اجر کے مستحق ہوں گے اور ساتھ ہی اخبار کے ذریعہ اپنے معلومات میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

خاکسار: صلاح الدین رشید

حضرت مسیح موعودؑ کو مجنون کہنے والا خود مجنون یا کذّاب ہے

جماعت احمدیہ کے مشہور مخالف مولوی ثناء اللہ صاحب آئے دن جہاں اور بے سروپا اعتراضات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف کرتے رہتے ہیں۔ وہاں اپنی تحریر و تقریر میں یہ بات بھی دہراتے رہتے ہیں کہ (معاذ اللہ) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دماغی کمزوری لاحق تھی۔ اور آپ کو مراق کا مرض تھا۔ چنانچہ کچھ عرصہ ہوا جب ہمارے گاؤں کے قریب کے ایک شخص پر احمدیت کی حقیقت کھل گئی۔ اور اس نے بیعت کا خط لکھ دیا۔ تو اس کے رفقاء و اقارب نے اسے گمراہ کرنے کی سرتوڑ کوششیں کیں۔ لیکن جب ان کی کوشش اکارت گئیں۔ تو وہ اس شخص کو مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس لے گئے تا مولوی صاحب اپنی علمیت یا مولویت کے رعب سے اس کو حقیقی اسلام کی تعلیم سے منحرف کریں۔ مولوی صاحب سے کچھ اور تو بن نہ سکا۔ کہنے لگے اگر مرزا صاحب کے دعاوی اور دلائل کو نظر انداز کرتے ہوئے اسی بات پر غور کریں کہ کیا ان کا دماغ درست تھا۔ اور کیا انکو کوئی دماغی مرض تو نہیں تھا جھگڑا طے ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی کہ (نعوذ باللہ) حضور علیہ السلام مجنون تھے لیکن خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدیت کی سچائی اگر ایک دفعہ کامل طور پر کسی پر کھل جائے۔ تو اس پر کسی مخالف کی بات کارگر نہیں ہو سکتی۔ اس شخص پر بھی مولوی صاحب کی یہ بے ہودہ سرائی کوئی اثر نہ کر سکی۔

پہلا سوال

اسی ضمن میں مجھے مولوی صاحب سے ایک سوال دریافت کرنا ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر مولوی صاحب اپنی دماغی کیفیت کا ثبوت دیتے ہوئے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو شاعر اور مجنون کہنے والوں کی فہرست میں داخل ہوتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کو دماغی خلل کا نتیجہ قرار دیتے ہیں تو کیوں وہ ایک ایسے انسان اور اس کے مشن کی مخالفت میں جس کو وہ (نعوذ باللہ) پاگل یا مجنون قرار دیتے ہیں۔ اتنا زور لگا رہے ہیں۔ اور کیوں اپنے اس کام کو وہ (بزعم خود) اپنی زندگی کے بڑے کارناموں میں شمار کرتے ہیں۔ اگر فرضی طور پر تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ آپ "فاتح قادیان" ہیں۔ تو غور طلب امر یہ ہے۔ کہ کیوں ایک مجنون (نقل کفر کفر نباشد) یا مجنون کے متبعین سے مقابلہ کرنے کو فتح قرار دیتے ہوئے اپنی عقل اور دماغ کو خیرباد کہہ رہے ہیں۔ ایک شخص جو پاگل ہو۔ اور اس کے دماغ میں خلل ہو۔ کیا کوئی صحیح الدماغ اس سے مقابلہ کرنا گوارا کرے گا۔ اور اسے گرا کر اپنے آپ کو فاتح قرار دیتے ہوئے کہیگا۔ کہ میں بڑا تیس مار خاں ہوں قطعاً نہیں۔ ہوشمند اسے بھی پاگلوں میں شمار کرینگے۔ پھر کیا شرعاً ایک پاگل کے دعاوی یا اس کی تعلیم کا رد کرنا فرض ہے پس اگر یہ سب باتیں صحیح ہیں۔ اور اگر آپ کی وہ عقل اور وہ دماغ جس کے نتائج پر مکہ مکرمہ سے بھی آپ کے بھائیوں نے آپ پر کفر کے فتوے لگوائے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو واقعی (معاذ اللہ) مجنون تصور کرتا ہے۔ تو ایک مجنون پر فتح حاصل کرنے کا دعوےٰ کرنے والے یا ایک مجنون کے مشن کی تخریب کے صبح و مسا درپے رہنے والے اور ہر ناجائز اور شرمناک حیلہ بروئے کار لانے والے اور اس کے متبعین کو جن کو آپ کی عقل مجنون سمجھتی ہے۔ (جیسا کہ آپ نے رسالہ مراق مرزا میں ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے) مٹانے کی کوشش کرنے والے کی ذہنیت اور کانشنس کو کیا کہا جائے گا۔ قطع نظر اس سے کہ ایک مجنون کو مجنون ثابت کیا جائے۔ کیا اس کی باتوں کی تردید کرنے والے کے پاگل پن جہالت اور بے وقوفی میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش ہے؟ اگر نہیں تو پھر کیوں آپ اپنے ہاتھوں اس کے مصداق بن رہے ہیں۔

دوسرا سوال

پھر مولوی صاحب سے میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا ایک ایسے انسان کو جسے آپ مجنون سمجھتے ہیں ایسے لوگ جن کے صحیح الدماغ ہونے میں آپ کو کوئی شک و شبہ نہیں "مدبر" "بہت بڑا مدبر" "پالیٹیشن" "مذہب اسلام کی حمایت کرنیوالا" قرار دیں اور اس کی طرز تحریر کو نہایت پر زور کہیں تو ان کے متعلق آپ کا کیا ارشاد ہوگا۔ کیا ایک پاگل یا مجنون اسلام کی خدمت کر سکتا ہے۔ اور کیا وہ "مدبر" بلکہ بہت بڑا مدبر کہلا سکتا ہے؟ کیا مجنون کو ان القاب سے یاد کرنے والا خود مجنون نہیں؟ اگر ہے تو پہلے آپ اپنے ہی الفاظ ملاحظہ فرمائیں۔ جو یہ ہیں:۔

"جناب مرزا صاحب قادیانی سے مذہبی امور میں گو ہم مخالف تھے۔ مگر اس کے تو ہم کسی طرح منکر نہیں۔ کہ مرزا صاحب موصوف بڑے پائے کے پالیٹیشن (یعنی مدبر) تھے"

(اہلحدیث ۲۹ دسمبر ۱۹۱۱ء)

پھر علیگڑھ گزٹ کے حسب ذیل الفاظ پڑھیں۔ جو آپ نے ۳ جون ۱۹۰۸ء کے اہلحدیث میں درج کئے تھے۔

"اس میں شبہ نہیں کہ مرزا صاحب نے مذہب اسلام کی حمایت میں نہایت سرگرمی دکھائی ہے۔ آپ کی طرز تحریر نہایت پر زور اور جذبیلی تھی۔"

اگر مولوی صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بےنظیر کاموں خوبیوں کے نیز آپ کے مدبر ہونے کے اس وقت قائل تھے۔ مگر اب کہتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ آپ "مراقی" یا "مجنون" تھے۔ تو یا تو انہوں نے اس وقت جھوٹ سے کام لیا ہے۔ یا فی زمانہ دروغ گوئی کو اپنا شعار بنا رکھا ہے۔

الا ان لعنۃ اللہ علی الکاذبین

لیکن اگر اب بھی مولوی صاحب اپنی اس تحریر کو جو پہلے نقل ہو چکی ہے صحیح سمجھتے ہیں۔ تو پھر آج کیوں یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ کہ (نعوذ باللہ) حضور علیہ السلام مجنون تھے۔ محمد صدیق مولوی فاضل جامعہ احمدیہ

اسمبلی میں اسلامی اصول مساوات کا تذکرہ

نئی دہلی۔ ۲۸ جنوری۔ آج اسمبلی کے اجلاس میں سوالات کے بعد ڈاکٹر کھارے کا آریہ شادی بل بحث کیلئے پیش ہوا۔ تو ڈاکٹر کھارے نے تحریک کی۔ کہ بحث ۲۳ فروری کے بعد اس دن تک ملتوی کر دی جائے۔ جب غیر سرکاری بلوں پر بحث ہوگی۔ کیونکہ اسمبلی کے اکثر ممبر غیر حاضر ہیں۔ صدر نے کہا۔ کہ وہ محض ممبروں کی غیر حاضری کے باعث بحث ملتوی نہیں کر سکتے۔ البتہ اگر ہاؤس کو اس التوا کے خلاف کوئی اعتراض نہ ہو تو وہ بحث کو معرض التوا میں ڈالنے کو تیار ہیں۔ حکومت کی طرف سے کوئی اعتراض نہ کیا گیا۔ اور نہ غیر سرکاری ممبروں نے اعتراض کیا۔ اس پر بحث ملتوی کر دی گئی۔ ازاں بعد ڈاکٹر بھگوانداس نے تحریک کی۔ کہ ان کا بل جس کا مقصد ہندوؤں کی مختلف ذاتوں کے افراد کی شادیوں کو جائز بنانا ہے۔ سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا جائے حکومت کی طرف سے اس بل کی شدید مخالفت کی گئی۔ اور دیگر ہندو اور مسلمان ممبروں نے بھی اس پر اعتراض کئے۔ سر محمد یعقوب نے سر این این سرکار کی مخالفانہ تقریر پر اظہار حیرت کیا۔ اور کہا کہ یہ بل تو اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ ہندوستان تہذیب کی طرف اقدام کر رہا ہے ہندوستان جس قدر تہذیب کی طرف ترقی کرے گا اتنا ہی اسلام کے اصول کے قریب ہوتا جائیگا۔ اسلام کے اصول مساوات کی

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ بیرون ہند

ہنگری کے اخبارات میں احمدیت کا ذکر

(از چوہدری حاجی احمد خان صاحب ایاز بی اے ایل ایل بی مبلغ اسلام بوڈاپسٹ)

ماہ اکتوبر سے بعض معاندین نے تبلیغ اسلام میں روک ڈالنے کی کوشش کی جس سے میرے بیمار جسم میں ایک تیز حرارت پیدا ہو گئی۔ جوش گریہ سے دل پھٹنے لگا۔ سکرٹری انجمن کو ڈرافٹ لکھانے شروع کر دئے ٹائپ کی آواز نے نزدیک کے رہنے والوں کو تنگ کر دیا۔ خدا نے فضل کیا جہاں جہاں مخالفت ہونے کا اندیشہ تھا وہاں سے دوستی اور ہمدردی کے خطوط جو آئے موصول ہوئے۔ اور مخالف نے فکر لگا کر معلوم کر لیا کہ یہ چٹان مضبوط ہو چکی ہے۔ اور حقیقی اسلام کا لٹریچر ہنگری کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچ چکا ہے۔ مجھ میں اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا کرنے کی طاقت نہیں اس نے مجھ پر بڑا ہی انعام کیا۔ لیکن میری طبیعت میں کچھ ایسا سوز اور درد اس مخالفت کی وجہ سے پیدا ہوا کہ بالکل قریب تھا میں پاگل ہو جاتا کیونکہ میں بے وطن۔ بے کس اور بے سروسامان تھا۔ میں نے عاجز آ کر خدا سے دعا مانگی کہ الٰہی مدد فرما۔

اپنے اعمال نامہ کی فائل کھولی تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک خط سامنے آیا جس میں لکھا تھا "آپ کی تبلیغی سرگرمیاں بہت خوشکن ہیں۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی بلند ہمتی میں اور اضافہ کرے اور خدمت دین کے لئے بیش از پیش خدمات کا موقعہ دے"۔

اس وقت مجھے کافی بخار تھا۔ ڈاکٹر احمد اور مسٹر ناصر بڑے اصرار سے نصیحت کر رہے تھے۔ کہ بخار کی حالت میں کام نہیں کرنا چاہیئے۔ میں نے کہا میں مختصر سی پریس رپورٹ لکھ سکوں گا۔ وہ رپورٹ حسب ذیل ہے۔

طبیعت سنبھالی کرنے کے لئے باہر نکلا۔ تو ہر گلی کوچہ میں "Allaha Akbar." "اللہ اکبر" کے اشتہار لگے ہوئے دیکھے۔ نیز عربی لباس میں پروفیسر Dr. Germanus کی فوٹو بھی۔ پروفیسر جرمانوس نے دو جلدیں اپنی سیر و سیاحت کی لکھی ہیں اور ان کا نام "اللہ اکبر" حصہ اول و دوم رکھا ہے۔ اس میں دس صفحے جماعت احمدیہ کے کارناموں اور اسلامی خدمات کے ذکر پر مشتمل ہیں اور چھ تصاویر قادیان کے ہائی سکول۔ منارۃ المسیح بہشتی مقبرہ قصر خلافت۔ قادیان میں نماز جمعہ اور بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے حالات ہیں۔ ہر اخبار میں "اللہ اکبر" کا اشتہار ہے۔ اور میں سب سے کہہ رہا ہوں کہ وہ دس صفحے خوب پڑھو۔ گویا فرشتوں نے اللہ اکبر کا نعرہ لگا دیا ہے۔

اس ماہ میں پانچ اخباروں میں میرے لیکچروں کے پروگرام شائع ہوئے۔ اخبار Budai Naplo جو اس سے پہلے میری مخالفت کرنے والے لوگوں کی مدد کرتا رہتا تھا اس نے تین کالم کا ایک مضمون شائع کیا اور جماعت احمدیہ کو سب اسلامی تحریکوں سے زبردست طاقت بتایا۔ جماعت احمدیہ کے نمائندہ مقیم بوڈاپسٹ کو "یورپ میں اسلامی تحریک کا کرتا دھرتا" قرار دیا۔ اخبار Magyarok نے ایک طویل مضمون Lapja Ahmadiyya Islam Movement شائع کیا جو کہ میرا جلالی انٹرویو تھا۔ آسمانی بادشاہت کی آمد اور مسیح موعودؑ کی بعثت اور جماعت احمدیہ کے متعلق مفصل بیان تھا۔ اخبار Pesti Naplo نے مولوی محمد الدین صاحب مولوی فاضل کی بوڈاپسٹ میں آمد۔ ان کا سفار شریف میں احمدیہ لائبریری کا قیام۔ اور دیگر مجاہدین کی روز بروز یورپ میں آمد کا ذکر کیا۔

اس ماہ میں Hungarian Eastern Society کا وجود عمل میں آیا اس سوسائٹی کا آرگن ماہوار شائع ہو گا۔ جس کا نام East and West ہے۔ اس کے ایڈیٹر Dr. Baktay Ervin مقرر ہوئے ہیں۔ جو ہر مہینہ اسلام کے متعلق ایک مضمون اسلام کی تبلیغ کے لئے شائع کیا کریں گے۔

ہندوستان کے مشہور سیاح Dr. Baktay Ervin نے "ہندو دھرم" اور "انڈیا" کے متعلق قریباً پندرہ کتابیں لکھ کر ہندوستان کے متعلق ہزاروں غلط فہمیوں کا ازالہ کر کے ہندوستان کی بیش بہا خدمت کی ہے اس ماہ میں انکی نئی کتاب "Punjab" شائع ہوئی ہے جس میں قادیان اور جماعت احمدیہ کے نہایت عمدہ پیرایہ میں حالات لکھے ہیں۔ اسی ماہ میں ان کا ایک لیکچر India under the Great Mughal ہوا جو اسلامی شان کا مظہر تھا۔ ایک تیرہ صفحہ کا ٹریکٹ موسوم بہ Az Iszlam Ujjászületése شائع کیا۔ وہ پانچ سو کی تعداد میں مفت تقسیم کر چکے ہیں۔

ایک اور دو صفحہ کا ٹریکٹ Az Iszlam egyszerűsége یعنی "اسلام کی سادگی" انجمن احمدیہ بوڈاپسٹ نے پانچ سو کی تعداد میں شائع کیا ہے جس میں اسلام کو سب سے سادہ اور قابل عمل مذہب ثابت کرنے کے بعد آخری سطر میں ہر پڑھنے والے سے سوال کیا گیا ہے۔ کہ "اے پڑھنے والے عقلمند آدمی تم بتاؤ اسلام قبول کرنے میں کیا دیر ہے"؟

اپنے سلسلہ کے اخبارات "سن رائز" اور "مسلم ٹائمز" کے متعدد پرچے منگوا کر تقریباً تمام انگریزی دان معززین کو بھجوائے گئے۔ اور ہر سوسائیٹی کے سکرٹری کو تاکید کی کہ میٹنگ کے وقت "سن رائز" کا پرچہ لوگوں کو دکھایا کرے ہنگری کے اخبارات نے جب اس زور سے اسلام کا ذکر کیا۔ تو رسالہ "Szekelyseg" کے ایڈیٹر نے "مسلم ڈیلی گیسٹ کے نام کھلی چٹھی" شائع کی جس میں لکھا "ہم کو مذہب سے کوئی سروکار نہیں اور ہم اسلامی پروپیگنڈا کا اتنا شور برداشت نہیں کر سکتے"۔ میں نے ہنگری کے تین لیڈروں سے سالہ مذکورہ کے ایڈیٹر کو چٹھیاں لکھوائیں اور اپنے مضامین کی چند کاپیاں اور اخبارین بھیج دیں۔ اس پر ایڈیٹر صاحب نے آدمی بھیجا کہ ایاز خان سے عرض کر دو کہ ہم صرف آپ کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانا چاہتے تھے۔ ورنہ ہم بھی اسلام دوست ہیں۔ چنانچہ میں نے ایک مضمون ان کو بھی بھیج دیا۔ کہ بھیجئے آپ بھی اس کو شائع کر کے ثواب کے مستحق بن جائیں۔ اللہ تعالےٰ نے اشاعت اسلام کا یہ نظارہ دکھا کر میرے دل میں اور آگ لگا دی ہے۔ احباب خدا تعالےٰ کے حضور دعا کریں کہ مجھے دین کی خدمت خالصاً لوجہ اللہ کرنے کی توفیق بخشے۔

امریکہ میں سیلاب کی تباہ کاریاں

نیویارک ۲۸ر جنوری۔ سیلاب کا زور کم ہونے لگا ہے۔ دریا اتر رہے ہیں فوج نے اس اثنا میں ایسا انتظام کر لیا تھا۔ کہ ضرورت کے وقت فوری حکم پر پانچ لاکھ اشخاص کو بحفاظت دوسرے مقامات پر پہنچا دیا جائے۔ نقصانات کے متعلق تازہ ترین تخمینے مظہر ہیں کہ دس لاکھ اشخاص بے خانمان ہو گئے اموات کی تعداد پانچ سو کے قریب پہنچ گئی ہے۔ چار سو ملین ڈالر کا مالی نقصان ہو چکا ہے۔ موسلی میں پانی سے ایک سو بیس لاشیں برآمد کی جا چکی ہیں

واشنگٹن ۲۸ر جنوری۔ چونکہ ابھی تک سیلاب کے گھٹنے کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ اس لئے فوجیوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ دریائے مسسیپی کے دونوں کناروں

انکم ٹیکس کے قانون میں ترمیم کی توقع

انکم ٹیکس کمیٹی کی سفارشات

انکم ٹیکس کی تحقیقاتی کمیٹی نے جو اکتوبر ۱۹۳۵ء میں مقرر ہوئی تھی۔ حسب ذیل چند سفارشات کی ہیں۔ جو عام اطلاع کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔

یہ تجویز کیا گیا ہے۔ کہ انکم ٹیکس کا طریقہ اس طرح بدلا جائے۔ کہ اگر کوئی ہندوستانی کسی باہر کے ملک سے آمدنی رکھتا ہو۔ تو اس آمدنی پر ہی ٹیکس لگایا جائے۔ خواہ وہ ٹیکس برطانوی ہند کے خزانہ میں نہ جائے۔ زراعتی آمدنی کے متعلق رپورٹ میں یہ تجویز ہے۔ کہ اسے ہندوستانی انکم ٹیکس سے بری رکھا جائے۔ لیکن اور آمدنی پر شرح انکم ٹیکس مقرر کرتے وقت اس آمدنی کو بھی ملحوظ رکھا جائے۔ اس قسم کے احتجاج پر کہ جو حکام ہندوستان سے باہر چھٹی یا پنشن پر جاتے ہیں۔ وہ انکم ٹیکس سے بری ہوتے ہیں کمیٹی نے طے کیا کہ جہاں تک پنشن کا سوال ہے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کی دفعہ ۲۷۲ کی رو سے انہیں اس مسئلہ پر رائے دینے کی گنجائش نہیں ہے۔ مگر چھٹی کے مسئلہ میں کمیٹی نے سفارش کی ہے۔ کہ ایسے افسروں سے ٹیکس وصول کیا جائے۔

بیویوں کی آمدنی پر انکم ٹیکس مقرر کرنے کے متعلق ایک دلچسپ سفارش کی گئی ہے۔ یہ تجویز کیا گیا ہے کہ سوا ایسے موقع کے جب کہ بیوی کو اپنی ذاتی جدوجہد سے آمدنی ہوتی ہو یا کسی ایسے کاروبار سے جس سے اس کے شوہر کو تعلق نہ ہو۔ بیوی کی آمدنی شوہر کی آمدنی سمجھی جائے۔ بیوی کے ذاتی پیدا کردہ پہلے پانچ سو روپیہ پر کوئی انکم ٹیکس نہ مقرر کیا جائے۔

مشترکہ ہندو خاندانوں کے متعلق یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ اگر خاندان میں ایک سے زیادہ شادی شدہ مرد ہوں تو پورے خاندان کی آمدنی کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ شرح انکم ٹیکس اس نصف آمدنی پر مقرر کی جائے گی لیکن اس صورت میں جو رعایتیں عورتوں کے متعلق کی گئی ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھانے کا خاندان کو حق نہ ہوگا۔

رپورٹ انشورنس کمپنیوں اور ایک سے زائد ٹیکس دینے والوں کے متعلق بھی چند اہم سفارشات کی گئی ہیں

رپورٹ کا دوسرا حصہ انکم ٹیکس کے محکمہ کے نظم ونسق پر مشتمل ہے۔ یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ انکم ٹیکس افسران کو انسپکٹروں کی زیادہ بہتر نگرانی کرنی چاہیئے۔ نگران انسپکٹروں کے اختیارات وسیع تر ہونے چاہئیں انکم ٹیکس ادا کرنے والوں کو یہ شکایت تھی۔ کہ آمدنی کے تحقیقات کے سلسلے میں انہیں بعض مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً بہت زیادہ آدمیوں کو ایک ہی وقت میں بلا لیا جاتا ہے۔ انہیں ثبوت پیش کرنے کے لئے بہت کم وقت دیا جاتا ہے۔ کمیٹی نے اس قسم کی شکایات دور کرنے کے لئے بھی سفارشات کی ہیں۔

مگر اسی کے ساتھ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ بعض لوگ اپنی آمدنی چھپاتے ہیں۔ چنانچہ سفارش کی گئی ہے کہ ایسے لوگوں پر قانونی پابندیاں عائد کی جائیں۔

یہ محسوس کیا گیا ہے کہ مختلف صوبوں میں محکمہ کے کام کا معیار اعلیٰ نہیں ہے اور کام میں یکسانیت اور مطابقت نہیں ہے۔ اس لئے سفارش کی گئی ہے کہ ایک انکم ٹیکس کا چیف کمشنر مقرر کیا جائے جو مرکزی بورڈ آف ریونیو کو اس موضوع پر مفید اور تجربہ کارانہ مشورہ دے سکے۔ اور

ترکی اور فرانس میں مفاہمت ہوگئی

لندن۔ ۲۸ جنوری ہسپانوی امور کے ماسوا انجمن اقوام کی کونسل کے ایجنڈا کے تصفیہ شدہ ۱۰ امور کا عام اجلاس کے اختتام سے پیشتر فیصلہ کر دیا گیا۔ ایجنڈا کے سب سے ضروری امور ایک طرف سنجک (اسکندرونہ) اور دوسری طرف ڈانزنگ اور انجمن اقوام کے باہمی معاملات سے متعلق تھے۔ فرانس اور ترکیہ کے مابین اسکندرونہ کے متعلق جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس میں مذکور ہے کہ سنجک ایک بالکل علیحدہ مملکت رہے گی۔ اور اسے داخلی امور میں کامل آزادی دی جائے گی۔ جمہوریت اسکندرونہ کے خارجی امور کی ذمہ دار ہوگی۔ دفتری زبان ترکی ہوگی۔ اور انجمن اقوام کی کونسل اس امر کو معین کرے گی۔ کہ کس طرح ایک دوسری زبان استعمال ہو سکے گی۔ معاہدہ میں مذکور ہے کہ سنجک میں فوج نہیں رکھی جائے گی۔ فرانس اور ترکیہ کے درمیان ایک معاہدہ منعقد ہوگا۔ جس کے ذریعے سنجک کی آزادی اور سلامتی کا اعلان کیا جائے گا۔ جہاں تک کہ ڈانزنگ کے امور کا تعلق ہے کونسل میں مسٹر ایڈن کی رپورٹ منظور ہو گئی ہے ڈاکٹر گریزر نے جو ڈانزنگ کی سینٹ کے پریذیڈنٹ ہیں رپورٹ کو منظور کرتے ہوئے کہا کہ ڈانزنگ اور پولینڈ کا باہمی تعاون یورپ کے امن عامہ کے مستقبل کے لئے بڑا مفید رہا ہے۔ آپ نے عہد کیا کہ میں لیگ کی طرف سے مقرر شدہ کمشنر سے وفادارانہ تعاون کروں گا۔ تین ارکان والی کونسل کمیٹی سے التماس کی گئی ہے کہ ڈانزنگ کے حالات و کوائف کی نگرانی کرے۔

جہازوں پر حاجیوں کیلئے خوراک کے متعلق حکومت کا بیان

۲۶ جنوری۔ لیجسلیٹو اسمبلی میں حاجیوں کے جہازوں پر حاجیوں کی خوراک کے انتظام کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سر گرجاشنکر باجپائی نے ڈاکٹر ضیاء الدین احمد کو مطلع کیا۔ کہ میسرز ٹرنر موریسن اینڈ کمپنی نے جو جہازوں پر حاجیوں کے لئے خوراک مہیا کرنے کی ذمہ دار ہے۔ یہ کام انڈو ارپین فوڈ سپلائی کمپنی بمبئی کے سپرد کر دیا ہے۔ خوراک رسانی کے سلسلہ میں پورٹ حج کمیٹی بمبئی اور دیگر ذرائع سے شکایات موصول ہونے پر حکومت ہند نے سٹینڈنگ حج کمیٹی کی وساطت سے حتی الوسع اس سلسلہ میں جائز شکایات کو رفع کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ حاجیوں کی دیکھ بھال کے لئے ہر جہاز پر ایک امیر الحج مقرر کیا جاتا ہے۔ تاکہ حاجیوں کی شکایات کو حکام بالا تک پہنچاتے رہیں۔

جہاز ران کمپنی نے خوراک رسانی کے لئے ٹنڈر طلب نہیں کئے تھے۔ بلکہ یہ کام انڈو ارپین فوڈ سپلائی کمپنی کے سپرد کر دیا تھا۔ کیونکہ حاجیوں کے لئے لازمی خوراک رسانی کے قانون سے پہلے یہی کمپنی جہازوں میں طعام کا انتظام کیا کرتی تھی۔ اس لئے امید تھی۔ کہ اپنے سابقہ تجربہ کی بنا پر یہ کمپنی حاجیوں کے لئے خوراک کا انتظام بہتر طریق پر کر سکے گی۔ حکومت کو یہ باور کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ کہ میسرز ٹرنر موریسن اینڈ کمپنی خوراک رسانی کا مناسب انتظام کرنے سے قاصر رہی ہے۔

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ حکومت اور جہاز ران کمپنی کے درمیان خط وکتابت کو شائع کر دیا جائے۔ سر گرجاشنکر باجپائی نے کہا۔ یہ خط وکتابت اس قدر ضخیم ہے کہ اس کی اشاعت ممکن نہیں۔

سنہ ۱۹۳۵ء میں پنجاب کی آبادی میں پانچ لاکھ کا اضافہ

شرح پیدائش میں زیادتی اموات میں کمی

پنجاب کے محکمہ صحت عامہ کے نظم و نسق بابت سنہ ۱۹۳۵ء کی سالانہ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ماضی قریب کے سالوں میں عوام کی صحت اس سے بہتر کبھی نہ ہوئی تھی۔ اور سالِ مذکور میں محکمہ نے اپنی سرگرمیاں سے وبائی امراض کے دفعیہ اور زچہ و بچہ کے سود و بہبود کی تحریک کے ذریعہ بچوں کے واسطے بہتر ماحول پیدا کرنے کے سلسلہ میں نمایاں کام کیا۔ سال مذکور کے اختتام پر صوبہ میں صحت کے ۶۷ مرکز قائم تھے۔ ان میں ۱۳ نئے مرکز بھی شامل ہیں۔ جو سال زیر رو داد میں کھولے گئے۔ ان مراکز کا اہتمام لوکل باڈیز (مقامی جماعتوں) یا مجالس کے سپرد رہنے۔ اور حکومت نے ان کے مصارف قیام و انتظام کے لئے ۲۵ ہزار روپے کی مالی امداد دی۔ مختلف مراکز صحت میں زیر تربیت دایوں کی تعداد سال کے خاتمہ پر ۱۷۵۸ تھی۔ اور ۳۵۰ نے دیسی دایوں کا امتحان پاس کیا۔ نرسس رجسٹریشن ایکٹ کے ماتحت دایوں کے درج رجسٹر کئے جانے کا کام بھی ترقی پذیر رہا۔ اور متعدد لوکل باڈیز نے اس قانون کے ماتحت ایسے ضمنی قواعد مرتب کئے ہیں۔ جن کے ماتحت غیر درج رجسٹر شدہ دایوں کو دایہ گری کے کام کی اجازت نہیں۔

صوبہ کی آبادی میں پانچ لاکھ کے قریب اضافہ ہوا۔ اور یہ تعداد سالہائے گذشتہ کے بالمقابل سب سے زیادہ ہے درج رجسٹر پیدائشوں کی تعداد ۱۰۶۹۱۳۸ تھی۔ اور فی ہزار شرح پیدائش دیگر صوبجات ہند کی نسبت زیادہ رہی۔ دوسری طرف اموات کی تعداد میں سال ماسبق کے بالمقابل ۶۵۹۳۶ کی تخفیف ہوئی۔ اور یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ اگرچہ پیدائشوں کی تعداد اس سے زیادہ پہلے کبھی نہ ہوئی تھی لیکن ایک سال سے کم عمر کے بچوں کی اموات سال گذشتہ کے مقابلہ میں بقدر ۹۹۷۸ گھٹ گئیں۔

اہم امراض

سال زیر تبصرہ میں ہیضہ دیگر صوبجات میں سے جہاں اس نے شدید وبائی صورت اختیار کر لی تھی۔ پنجاب میں آیا اور مریضوں کی تعداد جو سنہ ۱۹۳۴ء میں ۲۷۹ تھی۔ سال مذکور میں ۱۲۹۳ تک پہنچ گئی۔ جس میں سے ۷۱۴ مریض ہلاک ہو گئے۔ دیہاتی رقبوں کی نسبت قصباتی علاقوں میں وبا زیادہ شدید تھی۔ اور یہ ایک صریح امر ہے کہ مرض کی بیخ کنی کے لئے قصباتی حفظان صحت میں اصلاح ضروری ہے۔ چیچک سے ۱۸۲۲ اموات واقع ہوئیں۔ یہ تعداد سال گذشتہ کی نسبت بقدر ۱۳۰ زیادہ تھی۔ اس ضمن میں یہ معلوم کرنا موجب اطمینان ہے۔ کہ ٹیکہ لگانے کی عام مہم کامیابی سے ترقی پذیر رہی اور کل زائد از ۳۵ لاکھ اشخاص نے ٹیکے لگوائے جن پر ۳۸۰۸ لاکھ روپیہ صرف ہوا۔ سال مذکور میں طاعون کا حملہ نسبتاً نرم رہا اور صوبجات متحدہ میں اس کی شدید وبائی صورت کے باوجود پنجاب میں اس سے صرف ۱۰۸۵ اموات ہوئیں۔ اس کی زیادہ تر یہ وجہ ہوئی کہ طاعون کے دورہ سے پیشتر ہی چوہوں کو ہلاک کرنے اور قادر زہر تدابیر اختیار کرنے میں غیر معمولی سرگرمی کا اظہار کیا گیا۔ اور جہاں کہیں مرض نمودار ہوا۔ محکمہ صحت عامہ نے اس کے انسداد کی کوشش کی۔

دیگر امراض

بخار میں جس میں ملیریا موسمی بخار شامل ہے۔ قدرے تخفیف ہوئی۔ اور حسب توقع ملیریا کی کوئی شدید وبائی صورت رونما نہ ہوئی۔ ملیریا کے متعلق پیش بینی درست ثابت ہوئی۔ اور اس سے محکمہ کو ان رقبوں میں جہاں یہ نمودار ہوا اپنی کوششیں مرکوز کرنے میں سہولت ہو گئی۔ تپ دق کے متعلق صحیح اندازہ لگانا کچھ بہت آسان نہیں۔ کیونکہ ابتدائی مدارج میں اس کی تشخیص کرنے میں کئی مشکلات حائل ہیں۔ یہ امر خوش قسمتی کا موجب ہے۔ کہ عوام میں اسکے متعلق دلچسپی پیدا ہو رہی ہے۔ اور لوگ اس کے انسداد کیلئے امداد دینے میں پیش پیش ہیں۔ دو ادارے ایک توٹیوبرکلوسس انسٹی ٹیوٹ جو میو ہسپتال لاہور سے ملحق ہے۔ اور دوسرے کامل کوہ مری میں سینی ٹوریم جو حال میں کھولے گئے ہیں۔ پرائیویٹ امدادی عطیات دینے والوں کے رہین منت ہیں۔ امید ہے کہ امرت سر میں عنقریب ہی اس نیک مثال کی تقلید کی جائے گی ضلع گورداسپور میں ناروے کی بیماری کے خلاف مہم جاری رہی۔ وہاں سال مذکور کے دوران میں ۲۵۷۱ اشخاص کا علاج کیا گیا۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے جو رقم دیہاتی اصلاح کے واسطے عطا کی تھی۔ اس میں سے دس ہزار روپیہ ضلع مذکور میں زمین دوز ٹٹیاں بنانے کے لئے منظور کیا گیا۔ سات دیگر اضلاع میں بھی اس مرض کے متعلق ابتدائی تحقیقاتی کام کیا گیا۔

جذام

سال مذکور کے دوران میں جذام کے کئی نئے شفاخانے کھولے گئے۔ اب ان اداروں کی تعداد ۵۲ تک پہنچ گئی ہے۔ جذام خانوں میں جو شفاخانے قائم ہیں۔ وہ ان کے علاوہ ہیں۔ جذام کی موجودگی کا پتہ لگانے کیلئے ۵ مزید اضلاع میں ابتدائی تحقیقات کی گئیں۔ اب حکومت پنجاب کے زیر غور ایک تجویز یہ ہے۔ کہ لوئر باری دو آب نو آبادی میں ان لوگوں کیلئے ایک زراعتی بستی بنائی جائے۔ جن پر جذام اپنا آخری اثر دکھا چکا ہے۔ امید ہے کہ اس سے جذام خانوں میں مریضوں کیلئے مزید گنجائش نکل آئے گی جنہیں بیماری اپنا اثر دکھا رہی ہے۔

حفظانِ صحت کے کام

رپورٹ سے یہ معلوم کرنا موجب اطمینان ہے کہ دیہاتی اور قصباتی حفظان صحت کے انتظامات میں بتدریج ترقی و توسیع ہو رہی ہے۔ حکومت ہند نے ۱۶۹۱۸ روپیہ آٹھ دیہاتی رقبوں میں بہم رسانی آب کی تجاویز کو عملی صورت دینے کے لئے منظور کیا تھا اور انہی اغراض کیلئے مقامی حکومت نے ۴۰۹۳۰ روپیہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کو عطا کیا سنین حال میں مسلسل پراپیگنڈا کیا گیا۔ وہ اب بار آور ہو رہا ہے۔ اور کامیابی کا اندازہ کھاد بنانے کے گڑھوں کی جو کھودے گئے روشن دانوں جو فروخت ہوئے۔ دیہاتی خروج آب کی نالیوں کی جو تعمیر کی گئیں اور کوچہ و بازار کی جن میں فرش لگائے گئے طویل فہرست سے لگایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ مسٹر ایف۔ ایل برین کمشنر محکمہ اصلاح دیہات کی سرگرم تحریک کے سلسلہ میں محکمہ صحت عامہ اور دیگر محکمہ جات کے افسروں نے بہت سا کام کیا۔ مثلاً دیہات میں صفائی کرائی۔ صفائی کے ہفتے منائے گئے۔ صحت و تندرستی کے متعلق نشر و اشاعت سے کام لیا گیا۔ جہاں تک قصباتی حفظان صحت کا تعلق ہے۔ منٹگمری میں خروج آب کی سکیم کے سلسلہ میں کافی ترقی ہوئی۔ اور پانی کی نالیاں جو ایک دوسرے سے ملائی گئی ہیں مکمل ہو چکی ہیں۔ اوکاڑہ کی خروج آب کی سکیم کے سلسلہ میں فالتو پانی کو نالیوں اور تالابوں میں جمع کرنے کا انتظام مکمل ہو گیا ہے۔ اور گندے پانی کو پمپ کے ذریعہ نکالنے کیواسطے سٹیشن پایہ تکمیل کو پہنچ رہا ہے۔ بھوانی میں خروج آب کی سکیم میں کافی ترقی و توسیع ہوئی اور پانی کی نالیاں قریب الاختتام ہیں۔ سیالکوٹ میں خروج آب کے نظام کو موزوں حالت میں رکھنے سے قاصر رہی ہیں۔ بہر حال یہ معلوم کرنا موجب تسلی ہے۔ کہ بعض چھوٹی بلدیات نے پرائیویٹ گھروں میں نلکوں پر میٹر لگانے کا طریق قدرے کامیابی کے ساتھ نافذ کر لیا ہے۔ اور امید ہے کہ بڑی بڑی میونسپلٹیاں ان کی تقلید کریں گی۔

خالص اشیائے خورو نوش کا قانون

قانون مذکور ۲۲ مقامی جماعتوں میں

نافذ تھا جن میں سے ۲۷ نے صحت عامہ کے کیمسٹ کو اشیائے خورد و نوش کے تجزیہ کے لئے مقرر کیا۔ یہ معلوم کرنا یاس انگیز ہے۔ کہ صرف ۱۳ مقامی جماعتوں نے کھانے پینے کی چیزوں کے نمونے بھیجے اور نمونوں کی کل تعداد ۱۲۶ تھی۔ جن میں ۶۸ گھی اور ۳۳ دودھ کے متعلق تھے۔ یہ معلوم نہیں کہ ان میونسپلٹیوں میں جنہوں نے اپنا کیمسٹ مقرر کیا ہوا ہے۔ کتنے نمونوں کا تجزیہ کیا گیا۔ تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے۔ اکثر مقامی جماعتوں میں جہاں قانون مذکور کا نفاذ ہوا۔ اس پر عملدرآمد کرنے کے متعلق کوئی کوشش نہیں کی جاتی۔

ہندوستان میں جشن تاجپوشی کب ہوگا

۱۴؍ دسمبر ۳۸ء کو یا ۴؍ جنوری ۳۹ء کو

نئی دہلی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ سر ایرک میول جو ملک معظم کے پرائیویٹ سیکرٹری ہیں۔ ہوائی جہاز کے ذریعہ سے بدیں غرض ہندوستان آ رہے ہیں۔ کہ دربار تاج پوشی کے انتظامات کے متعلق آخری فیصلہ کر دیں۔

خیال کیا جاتا ہے۔ کہ دربار تاج پوشی ہندوستان میں یا تو ۱۴؍ دسمبر ۱۹۳۸ء کو ہوگا۔ یا ۲۸؍ دسمبر ۱۹۳۸ء کو یا ۴؍ جنوری ۱۹۳۹ء کو ملک معظم کے ساتھ ملکہ معظمہ ہوں گی۔ نیز دونوں شہزادیاں ہونگی۔ ڈیوک اور ڈچز آف گلاسٹر بھی ہمراہ ہوں گے۔ شاید خاندان شاہی کے دو ایک اور افراد بھی ہوں۔

ملک معظم کی غیر حاضری میں انگلستان میں ایک مجلس نیابت بنائی جائے گی جس کے ارکان مندرجہ ذیل ہوں گے۔

(۱) ملکہ میری والدۂ ماجدۂ ملک معظم (۲) ڈیوک آف کنٹ برادر ملک معظم (۳) آرچ بشپ آف کنٹربری (۴) وزیر اعظم (۵) لارڈ چانسلر

یہ مجلس ملک معظم کی غیر حاضری میں وظائف ملکیت انجام دے گی۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بنارس ۲۸ر جنوری۔ محکمہ حفظان صحت کی اطلاع سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تحصیل بنارس میں جنوری کے پہلے نو دنوں میں طاعون کی وجہ سے ۵۲ اشخاص بیمار ہوئے جن میں سے ۳۹ ہلاک ہو گئے۔ محکمہ احتیاطی تدابیر اختیار کر رہا ہے۔

برسلز ۲۸ر جنوری۔ بلجیم کو اس وقت ایک سخت مشکل کا سامنا ہے۔ اور موجودہ کابینہ کے ٹوٹنے کا زبردست امکان پیدا ہو گیا ہے۔ بلجیم کی مزدور جماعت کی مجلس منتظمہ نے سوشلسٹ وزیر صحت و صفائی کو اجازت دے دی ہے۔ کہ وزارت سے مستعفی ہو جائے۔ کیونکہ مزدور جماعت کو کابینہ کے دوسرے وزراء سے شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ بعد کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ مذکورہ سوشلسٹ لیڈر نے وزارت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

لنڈن ۲۸ر جنوری معلوم ہوا ہے کہ ریجنسی کے تقرر کے متعلق ملک معظم کی خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے دارالعوام میں ریجنسی بل پیش کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۸ر جنوری۔ کل دارالعوام کے اجلاس میں حزب المخالفین کے ایک رکن نے تحریک پیش کی۔ کہ برطانیہ کا فضائی پروگرام دفاع کے لئے ناکافی ہے۔ اس لئے اس میں ترمیم کی جائے۔ سر تھامس انسکپ نے اس تحریک کا جواب دیتے ہوئے برطانیہ کے فضائی پروگرام کی وضاحت کی۔ اور کہا۔ کہ اس وقت ۸۷ بیڑے بن چکے ہیں۔ جن میں سے ۴۳ عملی پرواز کے لئے بنائے گئے ہیں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ مارچ کے آخر تک ۱۰۰ بیڑے طیار ہو جائیں گے۔ اب تک بیڑوں کی طیاری اور پروگرام کو عملی جامہ پہنانے میں یہ روک وٹ تھی کہ ہماری توجہ بحیرہ روم کے استحکامات پر مرکوز تھی۔

بمبئی ۲۸ر جنوری۔ ریزرو بنک کی سالانہ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ سال ۱۹۳۶ء میں بنک کو ساڑھے پانچ کروڑ کا منافع ہوا۔ اس میں ۱۷۵۰۰۰۰ ساڑھے تین فیصدی سالانہ کے حساب سے بطور منافع حصہ داروں میں تقسیم کیا جائے گا۔ باقی ماندہ روپے ریزرو بنک ایکٹ کے مطابق گورنمنٹ کے حوالے کئے جائیں گے۔

واشنگٹن ۲۸ر جنوری۔ صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر روزولٹ نے کانگرس سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ آئندہ پانچ ماہ کے لئے ۱۵۸۰ لاکھ پونڈ کا بجٹ پاس کرے۔ تاکہ اس سے بیکاروں کی امداد کی جائے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ چودہ ماہ کے اندر امریکہ میں ساٹھ لاکھ بیکاروں کی کمی واقع ہو گئی ہے۔

نئی دہلی ۲۸ر جنوری۔ سال مختتمہ ۳۱ مارچ ۱۹۳۶ء کے متعلق ریلوے بورڈ کی جو رپورٹ شائع ہوئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۹۳۵-۳۶ء میں ٹریفک سے ۹۰ کروڑ ۶۵ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوئی ہے۔ یہ آمدنی گذشتہ سال کی نسبت بقدر ۵۴ لاکھ روپیہ زیادہ تھی متفرق آمدنی میں ۴۷ لاکھ روپیہ کا اضافہ ہوا۔ مصارف میں ۱۹۳۴-۳۵ء کی نسبت ۱۴ لاکھ کی زیادتی تھی۔ اور سود کے مصارف ۴۱ لاکھ سے زیادہ تھے۔ کل خسارہ ۳ کروڑ ۹۹ لاکھ روپیہ کا ہوا۔ گذشتہ سال کی نسبت یہ خسارہ ایک کروڑ سات لاکھ روپیہ کم ہے۔

الہ آباد ۲۸ر جنوری۔ پنڈت جواہر لال نہرو کے دورہ روہیلکھنڈ کے دوران میں جب ان کی موٹر ریاست چرکھاری کی حدود سے گزر رہی تھی۔ تو راستہ میں ریاستی پولیس نے اسے روک لیا اور کہا۔ کہ قومی جھنڈے کے ساتھ موٹر ریاست میں داخل نہیں ہو سکتی۔ اس پر پنڈت جی نے کہا۔ کہ یہ جھنڈا لہراتا رہے گا۔ اور موٹر برابر چلتی رہیگی میں دیکھوں گا کس میں اتنی طاقت ہے کہ موٹر کو کھڑا کرے۔ اور جھنڈے کو اتارے۔ یہ سن کر پولیس والے خاموش ہو گئے۔ اور موٹر روانہ ہو گئی۔

بہاولپور ۲۸ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ریاست بہاولپور کے لئے انگلستان سے بھاری قرضہ حاصل کرنے کی گفت و شنید کامیاب ہو گئی ہے اور ریاست مذکور بہت بڑا قرضہ لے رہی ہے

مدراس ۲۸ر جنوری۔ کوچین لیجسلیٹو کونسل نے ۱۵ آراء کی تائید اور ۱۴ کی مخالفت سے لازمی پرائمری تعلیم کے متعلق بل پاس کر دیا ہے۔

ماسکو ۲۸ر جنوری۔ روس میں جرمنوں کے خلاف شدید جذبہ منافرت پایا جاتا ہے۔ بہت سے جرمنوں کو جو روس میں کافی عرصہ سے مقیم تھے۔ روس سے باہر نکال دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت روس نے جرمنی اشیاء پر سخت پابندیاں عاید کر دی ہیں۔

امرت سر ۲۸ر جنوری۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۲ آنے سے ۳ روپے ۵ آنے تک۔ نخود حاضر ۲ روپے ۴ آنے کھانڈ دیسی ۷ روپے ۲ آنے سے ۸ روپے ۶ آنے تک کپاس ۹ روپے ۱۰ آنے روئی ۱۶ روپے ۱۴ آنے۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۵ آنے اور چاندی دیسی ۵۱ روپے ۸ آنے ہے۔

ماسکو ۲۸ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت نے ٹراٹسکی کے دوسرے بیٹے کو اس الزام میں گرفتار کر لیا ہے۔ کہ اس نے ایک کارخانہ کے مزدوروں کو زہر دینے کی کوشش کی۔

ناگپور ۲۸ر جنوری۔ مسٹر وی وی گری نے ناگپور ریلوے یونین کو تار ارسال کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ باعزت سمجھوتہ ہونے تک ہڑتال جاری رکھی جائے۔ تمام ہڑتالیوں کو ثابت قدم رہنا چاہیئے۔ سمجھوتہ کے لئے گفت و شنید ہو رہی ہے جب تک یونین کی طرف سے ہڑتال کے ختم ہونے کا اعلان نہ ہو۔ اس وقت تک کام شروع نہیں کرنا چاہیئے۔

لنڈن ۲۸ر جنوری۔ گذشتہ دنوں یہ خبر مشہور ہو رہی تھی۔ کہ جرمنی جبل الطارق کے قریب ہسپانوی مراکش کی سرحد پر سیوطہ اور میلیلہ کے قریب قلعہ بندی کر رہا ہے۔ چنانچہ حکومت برطانیہ نے تحقیقات کے لئے برطانوی افسر بھیجے۔ اس تحقیقات کے متعلق دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے برطانوی افسر نے کہا۔ کہ ہمیں میلیلہ کے ہوائی مستقر پر جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اور اس مخالفت کی کوئی وجہ بھی نہیں بتائی گئی۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہو سکا ہے۔ میلیلہ میں ڈیڑھ سو جرمن مقیم ہیں

شیخوپورہ ۲۸ر جنوری۔ آج ضلع کے متعدد حلقہ ہائے انتخاب کے پولنگ ختم ہو گئے ہیں۔ یکم فروری کو ووٹ گنے جائیں گے۔ اور اس دن سے ڈپٹی کمشنر کی طرف سے نتیجہ کا اعلان کر دیا جائیگا۔

کلکتہ ۲۸ر جنوری۔ اب تک انتخابات کے نتائج میں پارٹیوں کی پوزیشن حسب ذیل ہے۔ کانگرس ۴۹ انڈیپینڈنٹ جاتی ہندو ۱۴ ہندو نیشنلیسٹ ۳ پرجا پارٹی ۲۲ مسلم لیگ ۲۷ تکمیل بنگا پرجا ۴ انڈیپینڈنٹ مسلم ۵۳ ہندو سبھا ۱ یورپین ۲۴

ملتان ۲۸ر جنوری۔ ایک مقامی اردو روزنامہ "گھن چکر" کے ایڈیٹر لالہ دیوی داس سے حکومت پنجاب نے ایک مضمون کی اشاعت کے سلسلہ میں ۵۰۰ نقد ضمانت طلب کی ہے۔

کٹک ۲۸ر جنوری۔ اڑیسہ لیجسلیٹو اسمبلی کی ساٹھ نشستوں میں سے اس وقت تک کانگرس ۳۲ پر قابض ہو چکی ہے۔ کانگرس کے مخالف ۲۵ امیدوار اپنی ضمانتیں ضبط کرا چکے ہیں۔

لنڈن ۲۸ر جنوری میکسیکو میں گذشتہ نومبر قرضوں کی تخفیف اور غیر ملکی ساہوکاروں کی املاک کی ضبطی کے سلسلہ میں جو قوانین رائج کئے گئے تھے ان سے امریکہ میں بڑی کھلبلی پیدا ہو گئی ہے کیونکہ بارہ ارب ڈالر سے زیادہ رقم امریکہ کے ساہوکاروں کی میکسیکو میں موجود ہے حکومت نے قرار دیا ہے۔ کہ وہ املاک کی ضبطی کے بعد ان لوگوں کو جن کی جائدادیں [illegible]

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی